یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. № 352.

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ

والیان ریاست سے ” ـــے

رؤسا و جاگیرداراں سے ” للعہ

عام خریداروں سے ” ۶/۱۲

غیر ممالک سے ” ۵ شلنگ

” ” ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ” عـــہ

اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے ❖

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

ہوتے ہوئے مصطفے کی گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار

نمبر ۳۱ — جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ❖

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ❖

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ❖

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے ❖

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ❖

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ❖

امرتسر ❖ یوم الجمعہ ❖ مؤرخہ ۷ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۵ ہجری

اہل فقہ جیت گیا

امرتسر کا ایک حنفی اخبار فخر کرتا ہے کہ ہم اس کا جواب نہیں دیتے ہمارے خیال میں اُس کا یہ زعم ایک حد تک صحیح ہے کیونکہ اہل حدیث میں اُس کی بعض باتوں کا جواب قصداً نہیں دیا جاتا مگر وہ کیسی ہوتی ہیں جو ذیل میں ہم بتلاتے ہیں۔

ایک تو وہ عیب شماری اور گالی گلوچ ہے جو خاص خاکسار کی ذات مخصوصہ صفات سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً اڈیٹر اہلحدیث کی ترکی تمام (۲۹ مارچ - ۵ اپریل وغیرہ) جاہل مجتہد - بے علم - محض لایعقل - مفسد - فتنہ پرداز وغیرہ - ان اوران جیسی باتوں کا جواب تو ہم نہ دیتے نہ دے سکتے نہ جائز جانتے ہیں۔

دوسری قسم کی وہ گالیاں ہیں جو خیریت سے کل قوم اہلحدیث کو اہل فقہ کے قلم سے نکلتی ہیں مثلاً نجدیوں کی مفسدانہ حرکت (۱۲ اپریل) منافق - گروہ منافقین وغیرہ (۵ ارمارچ - ۱۲ اپریل - ۱۰ مئی وغیرہ) چونکہ ایسی قومی حملوں کے جوابات دینے ہی کو اہلحدیث جاری ہوا ہے اس لئے آپکی دُرافشانی کے جوابات دیئے گئے۔ آپنے اہلحدیثوں کو منافق کہنے کی عام وجہ یہ لکھی تھی کہ یہ لوگ جب حنفیوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو آمین بالجہر وغیرہ چھوڑ دیتے ہیں اس لئے منافق ہیں (ملاحظہ ہو اہل فقہ ۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم اول) اس کا جواب ۲۹ مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا کہ کسی خاص موقع پر قومی اتفاق کے رکھنے کو کسی مستحب امر کا ترک کر دینا جائز ہے اس پر ایک حدیث اور استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا قول نقل کیا تھا اور مفصل بتلایا تھا کہ اس قسم کے اعمال سے ایسا شخص بجائے مورد عتاب ہونے کے مورد عنایت ہے مگر بدبختی اور حق پسندی؟ آپنے ۱۲ اپریل کے پرچہ میں پھر ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "تصدیق ہو گیا کہ وہابی منافق ہیں" ہم نے سمجھا کہ شاید ہماری پیش کردہ حدیث کا کوئی معقول جواب دیکر اپنا مدعا ثابت کیا ہوگا مگر جونہی ہم نے وہ مضمون پڑھا تو مولوی ذوق مرحوم کا شعر یاد آیا ؎

گر مقلد صد دلیل و صد بیاں ❖ در میاں آرد نہ دارد ہیچ جاں

حرام ہے کہ ہماری پیش کردہ حدیث یا قول کا بھولے سے بھی نام لیا ہو بلکہ محض معزز اڈیٹر شحنہ ہند کو کوس کوس کر چپ ہو گئے۔ اس سے بعد ہم نے سمجھا کہ شاید آئندہ کو یہ خطاب منسوخ کر دیں مگر جونہی ۱۰ مئی کا پرچہ پہونچا تو اس کے صفحہ ۷ پر کیا دیکھتے ہیں کہ آپنے مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے "ایک نئی منافقانہ چال" خیریت سے یہ عنوان دیکر آپ لکھتے ہیں:-

"گروہ منافقین نے اپنی جماعت کو خوش کرنے کے لئے ایک اور منافقانہ چال اختیار کی ہے وہ یہ کہ ایک نئے گروہ منافقین کھڑا کر دیا ہے۔ کیا اڈیٹر اہلحدیث بتا سکتا ہے کہ کسی مسلمان کا منافق بنجانا یا کسی وہابی کا مسلمان ہوجانا مذہب کے صدق و کذب پر اثر ڈال سکتا ہے؟"

دیکھئے! کس استقلال سے اہلحدیثوں کو گروہ منافقین لکھتا ہے گویا کہ بدعتوں کی گر کی یونیورسٹی نے اہلحدیثوں کے لئے یہ ڈپلوما منظور کر لیا ہے۔ بلا سے کہئے مگر جس بنا پر اس نے یہ خطاب تجویز کیا تھا جب اس کا جواب دیا گیا تو جہتک اس کا جواب معقول نہ دیتا کیا شرم و حیا اس کو اجازت دیتی تھی کہ دوبارہ منہ پہ وہی لاتا جس کا جواب دیا گیا۔ اسی لئے ہمارے کرم دوست جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے اڈیٹر اہل فقہ کو سمجھایا چنانچہ شاہ صاحب کے خط کا ذکر اس نے ۲۹ مارچ کے پرچہ میں خود ہی کیا ہے لکھا ہے۔

"حضرت مولانا (سلیمان) نے خاکسار کو بذریعہ ایک عنایت نامہ کے نصیحت فرمائی ہے کہ اخبار کو ذاتیات سے پاک و صاف رکھنا ضروری ہے جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ تم پر ذاتی حملے ہوں ان کا جواب بھی نہ دو اور صبر سے کام لو اسکا نتیجہ اچھا ہوگا اور اخبار کو حد سے زیادہ تہذیب کو مد نظر رکھ کر آپ وعدہ کرتے ہیں کہ اب غیر مقلد جسقدر چاہیں گالیاں دیا کریں ہم انشاء اللہ اپنے مخدوم ناصح کی مشفقانہ نصیحت پر کاربند رہونگا"

مگر افسوس کہ اس وعدہ کا ایفا آپ نے ابھی تک بھی نہ کیا جن لوگوں کے پاس اہل فقہ کا فائل ہے وہ ۲۹ مارچ کے بعد کے پرچے اٹھا کر دیکھیں کہ کیسی کیسی مغلظ گالیاں شخصی اور قومی چن چن کر دی ہیں۔ اسی کے پرچے سے ابھی ہم نے حوالہ نقل کیا ہے کہ اہلحدیثوں کا نام ہی گروہ منافقین رکھا ہے۔

اہل فقہ کے حامیو! بتلا سکتے ہو کہ تمہارا ہادی اور راہ نما۔ و مفخر قوم اور افتخار مذہب یعنی اڈیٹر اہل فقہ کیا کچھ کر رہا ہے اور کہانتک تمہاری جیب کترنے کے علاوہ تمہاری عقل اور دیانت بھی تم سے چھینتا ہے اور قیمت اور امداد لیکر تمہیں دیتا کیا ہے؟ یہ کہ اہلحدیث کے پیش کردہ دلائل کا جواب دینے سے جی چرا کر محض گالیاں سناتا ہے اور پھر الٹی شکایت کرتا ہے۔ آہ کیا سچ ہے

اُلٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
نا طاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

کیا مذہب حنفی کی ماہیت بس یہی ہے واللہ اگر یہی ہے تو سچ جانو۔ اگر ماند شبِ ماند شب دیگر نمی ماند۔

اہل فقہ کمپنی کے امرتسری ممبرو! ایمان سے ہمیں بتلاؤ کہ تمہارے وکیل نے تمہارے مذہب کی کہانتک عزت رکھی ہے اور ہمارے پیش کردہ دلائل کا کیا جواب دیا ہے؟ کیا ہماری پیش کردہ حدیث اور قول کو چھوا بھی؟ واللہ تمہارے حال پر ہمیں رحم آتا ہے کہ تم لوگ بے خبری میں مارے جا رہے ہو۔ اب بھی بہتر ہے کہ اڈیٹر کو بدستور جاکٹوں کی مگرزی پر رکھواؤ اور اخبار کسی لائق حنفی مولوی کے سپرد کر دو تاکہ لطف بھی ہو اور ہم بھی جانیں کہ ہم کس کے مقابلہ پر لکھ رہے ہیں۔

بدعتی کمپنی کے ممبرو! ہم جانتے ہیں کہ تم ہماری نصیحت کو مخالفانہ سمجھو گے مگر تم جناب شاہ سلیمان صاحب کی تحریر کو تو غور سے پڑھو۔ خیر ہم نے تمہیں ایک معقول تجویز بتلائی ہے اب عمل کرنا نہ کرنا تمہارے اختیار۔

آئیے! اب ہم تمکو منافق کی تحقیق بتلائیں۔ منافق دو قسم پر ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو دل میں تو کفر رکھتے ہوں مگر زبان پر اسلام جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ تھے جنکی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ یعنی بعض لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ایماندار نہیں ہیں ایسے لوگوں کو منافق فی العقیدہ کہتے ہیں اس قسم کے لوگوں کی نسبت اب فیصلہ ہے کہ آج کل نہیں ہیں کیونکہ اس آزادی کے زمانہ میں کسی کو کیا ضرورت کہ دل میں کفر رکھکر بظاہر کلمہ اسلام پڑھے جبکہ کفر کی اشاعت اسلام سے زیادہ ہے۔

دوسری قسم کے منافق وہ ہیں جن کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ چار خصلتیں جس میں ہوں وہ منافق ہے اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب و اذا عاهد غدر واذا خاصم فجر یعنے امانت میں خیانت کرے۔ جھوٹ بولے۔ وعدہ خلافی کرے۔ لڑائی میں گالیاں دیوے۔ غرض اس حدیث میں ان چاروں کو ذکر کرنے سے یا تو مخصوص ان چاروں پر حکم ہے۔ یا یہ تمثیل ہیں اور مراد سب کبیرے گناہ ہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرے وہ منافق ہے مگر اس کو منافق فی العمل کہتے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کبائر کا ارتکاب کس قوم میں زیادہ ہے۔ یعنی مقلدوں میں یا غیر مقلدوں میں۔ کچھ شک نہیں کہ بھٹیار خانوں۔ شراب خانوں میں بیٹھنے والے سب حنفی کہلاتے ہیں۔ بلکہ بازاروں کی رنڈیاں اور بھڑوے سب حنفی کہلاتے ہیں قبروں کے مجاور سب حنفی بنتے ہیں۔ قبروں کے گدی نشین تو حنفی بنتے ہی ہیں

ahmadimuslim.de

ڈوم۔ ڈھالی۔ میراسی اور جتنے جرائم پیشہ ہیں سب کا مذہب حنفی ہے اگر اعتبار نہ ہو تو مردم شماری کی رپورٹ دیکھئے جس پر اہل فقہ کو بھی ناز ہے کہ ہماری تعداد زیادہ ہے جیلخانوں میں عموماً حنفی ہیں۔ چند ایک پیشوں کو دیکھو جنہیں جھوٹ کا کچھ شمار نہیں یعنی بیرسٹر۔ وکیل۔ مختار۔ عرائض نویس وغیرہ سب حنفی ہیں۔ قبروں پر عرس کرنے والے۔ ڈاڑھی منڈا کر مولود خوانی کرنے والے سب حنفی کہلاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

لطیفہ: مدت کا ذکر ہے امرتسر میں ایک رنڈی پر کسی نے عدالت میں دعوے کیا۔ گواہوں میں ایک اہلحدیث ہو چکا بھی تھا۔ سماعت کیوقت کہیں اس نے بھی کچھ دخل دیا۔ رنڈی نے جھنجلا کر کہا! ۔ تم وہابی کو کیا مطلب ہم حنفی آپس میں جو چاہیں کریں۔ واہ ری تیزی! ..... پس اب بتلاؤ کہ مرتکب کبائر کون لوگ زیادہ ہیں پھر بموجب حدیث شریف جو اگر کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں وہ منافق ہیں یا کوئی اور۔ مگر شمار کرتے وقت مناسب ہو کہ اڈیٹر اہل فقہ سے نمبر شروع ہو کیونکہ اس نے جناب شاہ سلیمان صاحب کا تحریری وعدہ کیا تھا جس کو تحریر ہی میں توڑا اس لئے ہم کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ شاہ کے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

ہمارے امرتسری بدعتی دوستو! ہماری تحریر سے اگر رنجیدہ ہو تو تم ہی انصاف سے کہو کہ تمکو اگر منافق کہا جائے اور بات بات پر تمہارا نام منافق رکھا جائے تو تمہیں کہاں تک رنج ہوگا پھر یہ رنجیدہ القاب اہلحدیثوں کے لئے تم کس خوشی سے سنتے ہو۔ غور تو کرو ؎

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے + تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مولوی چکڑالوی اہل قرآن جواب دیں

لاہور میں ایک فرقہ اہل قرآن ہے جسکا ممبر لیڈر مولوی عبداللہ چکڑالوی ہے انکا دعوے ہے کہ قرآن مجید کے سوا کسی کتاب کی ضرورت نہیں نہ حدیث کی نہ فقہ کی اور احکام مذہبی سب کے سب قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ انہوں نے نماز بھی اپنی الگ بنائی ہے اور ایک رسالہ بھی نماز کے متعلق لکھا ہے جسکا جواب ہم نے دلیل الفرقان میں مفصل دیا ہے خیر اسکا تو یہاں ذکر نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ کا یہ فتوے ہے کہ جو کوئی ہماری بنائی ہوئی نماز جو متعلق اُن کے قرآنی نماز ہے نہ پڑھے اُس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے ہم پوچھتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق کوئی آیت قرآن مجید میں ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھو اور فلاں شخص کے پیچھے نہ پڑھو کیونکہ یہ ایک مذہبی اور دینی حکم ہے حکم بھی ایسا ضروری کہ سب سے مقدم۔ پس اگر کوئی آیت اس مسئلہ کے متعلق ہے تو مہربانی کر کے جواب تحریر فرماویں اور اگر نہیں ہے تو اقرار کریں مگر یاد رہے کہ ہم آپکا قیاس نہ سنیں گے بلکہ صاف آیت لیں گے جس میں یہ ذکر ہو کہ ایسے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو اور ایسوں کے ساتھ نہ پڑھو کیونکہ آپکا اصل ہے کہ قرآن مجید میں سب احکام مفصل اور مبین ہیں پس مہربانی سے اسکا جواب جلدی مرحمت ہو۔

چند ایک شیعی سوال

اگرچہ شیعوں کے سوالات ماشاءاللہ سب لوگ جانتے ہیں خصوصاً اُن کے قبلہ و کعبہ اڈیٹر اصلاح کے کیا کہنے ہیں ہم نے کسی شیعی سوال کو نقل کرنا بے فائدہ ہے مگر چونکہ ایک دوست مدت سے متقاضی ہیں اس لئے اُن کے سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات ہم دیتے ہیں۔

ناظرین بغور سنیں۔ اڈیٹر

سوال نمبر (۱) جبکہ حضرت علی علیہ السلام ہر فضیلت و لیاقت ذاتی و صفاتی میں خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان سے بمراتب بہتر تھے تو کیا وجہ ہے کہ حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل نہ مانا جائے اور نمبر چہارم میں کیوں انکو پھینک دیا گیا؟

جواب نمبر (۱) اس کا ثبوت نہیں کہ حضرت علی من کل الوجوہ افضل تھے کوئی آیت یا حدیث ہو تو پیش کرو۔

سوال نمبر ۲ ۔ جبکہ اصحاب ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان اہل سنت کی کتاب صحیح مسلم و صحیح بخاری و ترمذی و مشکوٰۃ وغیرہ سے خاطی و خادر و غاصب و خائن ثبوت ہیں تو ایسے لوگ جنمیں یہ صفات ہوں خلافت کے قابل کیوں ہیں اور درود میں جو صرف آنحضرت کے اہلبیت کے لئے مخصوص ہے شامل کیوں کئے جاتے ہیں؟

جواب نمبر ۲ ۔ بالکل غلط ہے۔ محض جھوٹ ہے۔ کذب ہے۔ افترا ہے۔ درود میں آل کا ذکر ہے مخصوص انکا ذکر کہاں ہے۔

ahmadimuslim.de

سوال نمبر ۳ - زمین فدک کے جھگڑے کے بعد جناب حضرت فاطمہ بی بی کے بارے میں جناب رسول خدا کی یہ حدیث ہے کہ جس نے فاطمہ کو رنجیدہ کیا اُس نے مجھے رنجیدہ کیا - اور جس نے مجھے رنجیدہ کیا اُس نے خدا کو رنجیدہ کیا اور وہ کافر ہے حضرت ابوبکر سے چھ ماہ تک ایسی ناراض رہیں کہ صورت بھی نہ دیکھی - اور وقت انتقال وصیت فرما گئیں کہ ابوبکر میرے جنازہ پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا حالانکہ مسلمان کو مسلمان سے تین دن سے زیادہ کینہ رکھنا داخل کفر ہے تو اس صورت میں دونوں میں سے کون مسلمان جانا جاوے ؟

جواب نمبر ۳ - حضرت فاطمہ کو حضرت ابوبکرؓ نے نہ رنجیدہ کیا نہ وہ رنجیدہ ہوئیں نہ اُنہوں نے کسی کے پاس اپنا رنج ظاہر کیا - بلکہ راوی نے محض اپنے فہم سے سمجھ لیا کہ فاطمہ خفا ہیں پھر اس پر یاروں نے حاشیہ لگائے ورنہ در اصل بات بالکل خفیف سی تھی جو عموماً بڑے بڑے قریبی رشتوں میں بھی ہو جایا کرتی ہیں پس دونوں حضرات مسلمان تھے بلکہ مسلمانوں کے نورِ عین - ہاں یہ مسئلہ بھی صحیح نہیں کہ تین روز سے زیادہ کینہ رکھنا داخل کفر ہے - گناہ بیشک ہے حضرت فاطمہ کی وصیت کا ثبوت نہیں -

سوال نمبر ۴ - خلافت اصحاب ثلاثہ حق تھی یا ناحق یعنی منجانب اللہ تھی یا پنچائتی ؟

جواب نمبر ۴ - جو کام شریعت کے منشا کے مطابق ہو اُس کو منجانب اللہ کہا جاتا ہے پس خلافت حضرات ثلاثہ ان معنے سے منجانب اللہ تھی کیونکہ قرآن مجید میں حکم ہے أَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے کام مشورہ سے کیا کریں چونکہ حضرات ثلاثہ کی خلافت مشورہ سے ہوئی تھی اس لئے منجانب اللہ کہنا چاہئے اور پنچائتی بھی تھی -

سوال نمبر ۵ - وقت انتقال نزع وصیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کون ہوا - اور حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ کس نے کہا - اور لفظ لَيَهْجُرُ یعنے اس مرد اعرابی کو ہذیان ہے رسول خدا کی نسبت جسکو خدا نے برتر نے لیس وطہٰ کے لقب سے یاد فرمایا ہے کس نے کہا اور ایسے کہنے والیکو ہم کیا کہنے کو قابل ہیں ؟

جواب نمبر ۵ - لفظ لیہجر عربی میں ایک معمولی لفظ ہے جو ہر ایک بیمار کے ہذیان پر بولا جاتا ہے جب وہ شدت تکلیف سے کچھ بڑبڑاتا ہے خواہ وہ معمولی روزمرہ کی باتیں ہوں یا غیر معمولی - اعرابی کا لفظ یاروں کی ایجاد ہے حضرت عمرؓ نے نہیں کہا پس ایسا شخص کسی طرح سے مجرم نہیں - اگر مجرم ہوتا تو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیوں اُسپر خفا نہ ہوتے جبکہ وہ آنحضرت خفا ہوئے اور اُس شخص کو اُسکی نیت کے لحاظ سے معذور فرمایا تو ہم تم کون ہیں دخل دینے والے -

سوال نمبر ۶ - جیش زید بن اُسامہ سے تخلف کرنے والوں پر جناب رسول خدا نے لعن کی ہے وہ تخلف کرنیوالے کون تھے ؟

جواب نمبر ۶ - آنحضرت نے جسوقت جیش اسامہ تیار کی تھی اُس وقت حضرت ابوبکر - عمر محکوم تھے لیکن جونہی آنحضرت نے انتقال فرمایا اور گورنمنٹ بدل گئی تو یہ دونوں حضرات بجائے محکوم ہونے کے ایک تو خلیفہ بنگئے دوسرے مشیر اعلیٰ - اس لئے تخلف ممنوع ان کے حق میں بدل گیا کیونکہ خلیفہ اور اُس کے مشیر اعلیٰ کا صدر مقام میں رہنا اس سے زیادہ ضروری تھا جتنا ۱۸ء کی لڑائی میں سلطان روم اور اُن کے وزراء کا قسطنطنیہ میں ٹھیرنا ضروری تھا - تاہم حضرت ابوبکر نے حکم نبوی کی پوری تعمیل کی کہ سب سے پہلا کام جو صدیق اکبر نے کیا وہ جیش اسامہ تھا باوجودیکہ مدینہ میں فوج کی ضرورت دیکھکر مشیروں نے اس بات پر زور دیا - کہ جیش اسامہ کو ملتوی کیا جائے مگر صدیق بضد ہوئے کہ جس کام کو حضور نے کرنے کا ارادہ فرمایا تھا ممکن نہیں کہ میں اُسکو نہ کروں اس لئے پہلا کام جو کیا وہ جیش اُسامہ تھا - یہی دینداری کا تقاضا ہے اس کی مثال بعینہ یہی ہے کہ نماز میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے مگر امام کا وضو ٹوٹ جائے اور مقتدیوں میں سے کوئی شخص امام کے قائم مقام ہو کر نماز پڑھائے تو اب یہ مقتدی جو حالت موجودہ میں امام ہے اُن احکام کا پابند نہوگا جو بحالت مقتدی ہونے کے اُسپر عائد تھے - کیونکہ اب یہ خود امام ہے لیکن شیعوں کی ہٹ دھرمی چاہتی ہے کہ اس وقت بھی مقتدی کے حکم میں ہے -

سوال نمبر ۷ - واقعہ جنگ جمل جس میں کہ حضرت عائشہ حضرت علی سے لڑیں ہیں اور حالانکہ یہ جانتی تھیں کہ جناب رسول خدا نے یہ فرمایا تھا کہ یا علی جو لڑا تجھ سے وہ لڑا مجھ سے اور جو لڑا مجھ سے وہ لڑا خدا سے بس وہ کافر ہے - اب اس صورت میں ہم کس کو کافر جانیں - معاذ اللہ حضرت عائشہ کو یا معاذ اللہ حضرت علی کو ؟

جواب نمبر ۷ - یہ سب خوش اعتقادیاں ہیں نہ اس مضمون کی کوئی آیت ہے نہ حدیث - سچ پوچھو تو انہی خوش اعتقادیوں نے مسلمانوں کو کھویا ہے خدا فرماتا ہے يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ اے کتاب والو دین میں کوئی بات ناحق زیادتی کی مت کہا کرو -

سوال نمبر ۸ - حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز جناب رسول خدا سے دریافت کیا کہ آپ مردوں میں کس کو عزیز رکھتے ہیں - فرمایا علی کو -

... مطبع اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

ahmadimuslim.de

پھر پوچھا کہ عورتوں میں کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا فاطمہ کو - پھر کہا کہ اصحاب میں آپ کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا کہ اصحاب میرے چار ہیں (۱) سلمان (۲) مقداد (۳) ابوذر (۴) عمار یاسر - اور ان اصحاب ثلاثہ میں سے کسی کا نام نہیں لیا - اب اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو واقعی اصحاب نہ تھے یا حضرت عائشہ جھوٹ فرماتی ہیں یا قول جناب رسول خدا کا غلط ہوگا -

جواب نمبر ۸ - حدیث شریف میں یوں آیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آں حضرت کو کون زیادہ محبوب تھا - کہا ابوبکر - پوچھا گیا پھر کون - کہا عمر - پوچھا گیا پھر کون - کہا ابوعبیدہ - راوی کہتا ہے میں نے کہا پھر کون پھر خاموش ہوگئیں (ترمذی)

سوال نمبر ۹ - آیات قرآنی واحادیث نبوی کے شیعہ منکر ہیں یا سُنّی اور حق پر کون ہے ؟

جواب نمبر ۹ - احادیث کے تو فریقین منکر ہیں یعنی شیعوں کی روایات کو سنی صحیح نہیں جانتے اور سنیوں کی روایات شیعہ صحیح نہیں مانتے مگر قرآن مجید کو دونوں فریق مانتے ہیں گو معنے اور تفسیر کرنے میں دونوں کا اختلاف ہے سو یہ اور بات ہے اس کی صحت و غلطی معلوم ہوسکتی ہے - حق پر وہی فریق ہے جو بدگو نہیں -

سوال نمبر ۱۰ - انسان سے جو گناہ اور افعال صادر ہوتے ہیں وہ خدا کیطرف سے ہیں یا انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے اور خدا عادل ہے یا ظالم ؟

جواب نمبر ۱۰ - انسان سے جو اعمال سرزد ہوتے ہیں اس کے ارادے سے (جو علیہ آئی ہے) سرزد ہوتے ہیں اس لئے خدا عادل ہے اور نہ ظالم -

سوال نمبر ۱۱ - مذہب سُنّی وشیعہ کب سے جاری ہوا اور کون انکا بانی ہے اور باوصف کلمہ گوئی باہم دشمن کیوں ہیں ؟

جواب نمبر ۱۱ - مذہب سُنّی تو وہی ہے جو آں حضرت نے مسلمانوں کو سکھایا مگر اس میں اتنا ہی حصہ جو سُنّت سے تعلق رکھتا ہے لیکن جو اس میں حاشیے لگائے گئے ہیں سو بعد کے ہیں مثلاً حنفی شافعی وغیرہ سو کون نہیں جانتا کہ ان اماموں سے بعد کی یہ نسبتیں ہیں - سُنّی مذہب انکا ذمہ وار نہیں - شیعہ مذہب ابتدا میں پولیٹیکل اختلاف کے رنگ میں تھا - بعد میں مذہبی رنگت میں آکر فریق مذہب بن گیا - باہمی دشمنی بیوقوفی کا

سوال نمبر ۱۲ - حرامی کا حلالی سے اچھا ہونا کیوں اہل سنت سے ثبوت ہے ؟

جواب نمبر ۱۲ - حرامی کو محض حرامی ہونے کی حیثیت سے کوئی اچھا نہیں کہتا بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ حرامی اگر بالغ ہو کر کام اچھے کرے نیک اعمال ہو اور صلاحیت اختیار کرے اور حلالی بد اعمال ہو تو اس حلالی سے وہ حرامی اچھا ہے کیونکہ قرآن مجید کا عام اصول ہے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی خدا کے ہاں وہی معزز ہے جو خود متقی ہے جیسا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے ؎

ان الفتیٰ من قال ھا انا ذا + لیس الفتیٰ من قال کان ابی

جس کو شیخ سعدی مرحوم نے یوں ادا کیا ہے ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر + گل از خارست ابراہیم از آذر

سوال نمبر ۱۳ - حضرت عمر کا اپنی پیغمبری اور حضرت رسول خدا کی رسالت پر شک بعد اسلام قبول کرنے کے کیوں ہوا ؟

جواب نمبر ۱۳ - کبھی نہیں ہوا - ثبوت لاؤ محض یاروں کی بدگمانی ہے -

سوال نمبر ۱۴ - ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی موجودگی میں بمقام غدیر رسالتمآب نے کیا اعلان کیا اور جناب علی کو ولیعہدی پر امہات المؤمنین و حضرت عمر کا مبارکباد دینا کتبہائے اہل سنت سے ثبوت ہے پھر انکو خلیفہ بلافصل کیوں نہ مانا جاوے ؟ (سید سعید علی دہلوی ماسٹر قصبہ پنڈراول ضلع بلند شہر)

جواب نمبر ۱۴ - محض بے لطف جھوٹ ہے اصل یہ ہے کہ شیعہ ایک لفظ کے معنے اپنے پاس سے گھڑ لیتے ہیں تو پھر اس لفظ کو وہ معنے پہنا کر ایسا مشہور کرتے ہیں کہ گویا خود رسالت مآب نے وہ لفظ بس انہی معنے میں استعمال فرمایا ہے حالانکہ غلط ہے حضور نے حضرت علی کی نسبت اتنا فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ - مولا کے معنے محبوب کے بھی اور والی امور یعنی سلطان کے بھی ہیں اب بنظر انصاف دیکھنا یہ ہے کہ اس جگہ مولا کے لفظ سے کیا مراد ہے - سلطان یا محبوب - دُور جانے کی بھی حاجت نہیں خود اسی حدیث میں یہ لفظ ہیں اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنے آں حضرت نے بعد فرمانے کلام سابق کے یہ دعا کی کہ اے اللہ جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ - یہ آخری الفاظ صاف کہہ رہے ہیں کہ مولا کی مراد محبوب ہے - سو اہل سنت علی کو محبوب جانتے ہیں کہئے کون حدیث کا منکر ہے - یہ تو دراصل سب اپنے خیالات کا انعکاس ہے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار + جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مصر میں مولود کی مخالفت

مصر کے نامور اخبار المؤید کا ایک نامہ نگار القاہرہ کی ایک مجلس مولود پر ریمارک کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ مولود کی مجلسیں تمام ممالک اسلامیہ

ahmadimuslim.de

میں منعقد کیجاتی ہیں مگر ان مجالس کا منعقد کرنا کوئی مذہبی فعل نہیں ہے بلکہ اسکا اصلی مقصد یہ ہے کہ آں حضرت کی مقدس زندگی کے حالات لوگوں کو سنائے جائیں اور اس طرح آں حضرت کی محبت اُن کے دلوں میں پیدا کی جائے اور اُن کو معلوم کرایا جائے کہ آں حضرت کی بعثت سے آپ پر خدا نے اپنی کیسی رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں۔ میری رائے میں اگر اس غرض کے لئے یوم ولادت نبوی کی بجائے جنگ بدر کا دن بطور یادگار کے قائم کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں اسلام کو بت پرستی اور شرک پر غلبہ حاصل ہوا اور مسلمانوں کے قدم جم گئے مجھکو افسوس ہے کہ جو اصلی غرض مولود کی مجلسوں سے تھی وہ فوت ہو گئی ہے۔ وہ غرض نہ تو اس طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ مجلس کو جھاڑ فانوس اور روشنی کے سامانوں سے آراستہ کیا جائے نہ اس طرح کہ لوگوں کو پھولوں کے ہار پہنائے جائیں اور ان کی پوشاکوں میں عطر ملا جائے نہ اس طرح کہ پرتکلف کھانے لوگوں کو کھلائے جائیں یا انکو لذیذ مٹھائیاں اور خوش ذائقہ میوے تقسیم کئے جائیں۔ نہ اس طرح کہ غزلیں نعتیں اور مناجاتیں گا گا کر سنائی جائیں اور اُنپر بار بار درود کی آوازیں بلند کی جائیں اور آں حضرت کی ولادت کے متعلق عجیب وغریب افسانے لوگوں کو سنائے جائیں بلکہ جو اصلی مقصد اور خاص غرض ان مجلسوں سے ہے اُس کا حاصل ہونا صرف اسی طرح ممکن ہے کہ نبوت کے شاندار کارنامے مؤثر الفاظ میں سنائے جائیں اور اُن تکلیفوں اور محنتوں کی تفصیل کی جائے جو اسلام کے پھیلانے میں آں حضرت کو اور آپ کے دوستوں کو جھیلنی پڑیں اور مشرح طور پر بیان کیا جائے کہ آں حضرت نے مسلمانوں کو کیا تعلیم دی اور اس تعلیم نے اُن میں کیا تبدیلیاں پیدا کیں اور آپ کی بعثت سے پہلے اہل عرب کے اخلاق اور معاشرت کی کیا حالت تھی اگر ہر مجلس مولود کے لئے کوئی ایسا شخص نہ مل سکے جو آں حضرت کی پاک زندگی کے حالات وواقعات اور آپ کی تعلیم وتلقین پر مؤثر پیرایہ اور فصیح وبلیغ طرز بیان میں تقریر نہ دے سکے تو ایسی خاص کتابیں تیار کردی جائیں جنمیں نہایت عمدگی اور خوبی سے یہ تمام باتیں درج ہوں اور جنکی عبارت سلیس اور دلگداز ہو تاکہ وہ ایسے موقعوں پر کام آسکیں۔ اگر ایسا کیا جائیگا تو اسلام کی اصلی روحانیت مسلمانوں میں پیدا ہو جائیگی اور مذہبی اور قومی جوش ان کے دلوں میں موجزن ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک تُرک فوجی افسر ایک مجلس مولود میں شریک ہوا اور اس نے دیکھا کہ خوش آواز لڑکے غزلیں نعتیں گا رہے ہیں اور آنحضرت کا اسم مبارک آواز بدل بدل کر زبان پر لاتے ہیں اُس نے حیران ہو کر پوچھا۔ اس حرکت سے کیا مطلب ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ رسول خدا کی تعریف ہے۔ اُس نے کہا۔ میرا نام زیوار ہے۔ اگر کوئی شخص میری تعریف گائے۔ اور میرا نام آواز بدل بدل کر زیوار۔ زیوا۔ زیوار وغیرہ شکلوں میں ادا کرے۔ تو مجھے یقیناً اُس کی یہ حرکت مکروہ معلوم ہوگی اور میں اُسکو گھر سے باہر دھکے دیکر نکال دونگا۔ پھر اُس بوڑھے ترک افسر نے کہا۔ اگر کوئی شاعر میری شان میں کوئی غزل لکھکر لائے اور اُس میں مجھکو معشوق بنا کر خطاب کرے اور میرے خط وخال اور زلف وکمر کی تعریف کرے اور میرے وصال کا اشتیاق ظاہر کرے تو اُس کا یہ بیان پہلے سے بھی زیادہ مکروہ معلوم ہوگا اور یقین ہے کہ میں اُس کو سخت سزا دونگا اور ہرگز ان لغویات کا تحمل نہ کر سکونگا۔ (السٹیٹیوٹ گزٹ)

وحدۃ الوجود کے متعلق جوابات

ہماری جماعت اہلحدیث کے قابل فخر مولانا علی نعمت صاحب پھلواروی نے وحدۃ الوجود کے متعلق جوابات بھیجے ہیں جو درج ذیل ہیں چونکہ اس مسئلہ کے بیان میں منطقی اصطلاحات کا ذکر خواہ مخواہ آ جاتا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ عام اردو خواں اسے بخوبی نہ سمجھ سکیں گے۔ اڈیٹر

جوابات سیزدہ سوالات متعلقہ وحدۃ الوجود مندرجہ اہلحدیث ۵ اپریل

جب تک اسلام کا بول بالا رہا سارے اسرار باطنیہ باطن ہی میں مخفی رہے نہ کسی کو تکلم میں اُن کے افشاء کا موقعہ ملا اور نہ تحریر میں اعلان کی مجال ہوئی۔ اگر اظہار انکا معتقدین پر کیا بھی جاتا تھا تو در خانہ کو قفل بند کر کے کلید قفل کو زیر زانو دبا کر سے

چو گفتہ آں شب وصل ذکر نگاہی رسا + کہیں رقیبوں کو اس راز کی خبر نہ ملے

بہر حال بسبب غلبہ وبدولت زمانہ دراز تک تلقین رازہائے خفیہ سینہ بسینہ ہی ہوتی رہی پھر جیسے جیسے بسبب مداہنت علماء وحکام دین میں ضعف آتا گیا۔ کشف اسرار صوفیہ پر جرأت بڑھتی چلی۔ یہاں تک کہ جو غالب تھا مغلوب ہو گیا اور جو مغلوب تھا غالب۔ اور جو ظاہر تھا باطن بنا اور جو باطن تھا ظاہر۔ اس کے بعد کیا کہنا ہے سے قاف تا قاف صدائے انا الحق دم زد۔ جسکا نتیجہ یہ پیش نظر ہے کہ توحید معبود ومقصود۔ اور طریقہ تقرب ومدار سلوک یہی توحید وجودی ہے یا توحید شہودی۔ ہر سینہ میں انہیں کا خروش ہے ہر دل میں انہیں کا جوش ہے۔ عالم و زاہد انہیں کا سرگرم حمایت ہے انہیں کا اثبات۔ انہیں کی اشاعت عین سعادت ہے اسبنا متشتین کی صدائے ھل من مبارز یہی بلند ہوتے تھی چنانچہ اخبار اہلحدیث

ahmadimuslim.de

کے پرچہ ۸ اپریل میں تیرہ سوالات بطلب جوابات کسی صاحب دل کیطرف سے چھپکر شائع ہوئے۔ اڈیٹر صاحب دام مجدہٗ نے مفت مجھے تکلیف حل و نقض کی دی ورنہ میں تو اس مسئلہ میں کانوں سے بہتوں کی تقریر سنتا تھا اور آنکھوں سے مختلف تحریر دیکھتا تھا پر خود دم بخود ساکت رہتا تھا۔ اپنی حالت تھی تو یہی تھی اور ہے تو یہی ہے ؎

مائیم و تحیر و خموشی ✽ آفاق ہمہ بگفتگویش

مگر تعمیلاً للارشاد اُن کے قلم فرسائی کرنی ہی پڑی لیکن تحریر جوابات سے پہلے بعض امور کی حضرت سائل علامہ کی خدمت میں التماس ضروری ہے جنکا ماننا اُنپر مہتم ہے اوّل یہ کہ اجوبہ خواہ اسولہ جدیدہ جو آپ آئندہ لکھیں اگر تمسک بعقل کریں تو علوم عقلیہ مدونہ کے ضوابط منضبطہ کی اتباع تہوڑی ضرور کرلیں اور اگر تشبث بذیل نقل کریں تو اصول استنباط متداولہ کے پوری پابند ہولیں۔ اور اگر وجدانیات ہی سے کام لیں تو برائے خدا اپنا وجدان نہو بلکہ ہو تو وجدان مذاق صوفیہ وجودیہ کا ہو جیسے محی الدین اکبر رحمۃ اللہ علیہ و ابن فارض و عفیف تلمسانی و صدر قونوی و دوانی وغیرہ وغیرہ۔ دوم یہ کہ تقریر پراگندہ نہو۔ جدل و حقانیت میزان کے قواعد کی مراعات تمام تر ملحوظ رہے ورنہ حضرات وجودیہ اس مسئلہ وحدت کو وراء طور عقل فرمایا کرتے ہیں اور سوالات مطبوعہ بھی کچھ وراء طور عقل ہی ہیں تو آئے دن اگر یہی انداز تحریر سائل علامہ کا رہیگا تو سمجھنے میں نفس قدسی کی ضرورت ہوگی وانی لنا تلک من معاشر اھل الظاھر والفئۃ القشریۃ سوم یہ کہ ان تیرہ سوالات کے تین تیرہ کرنے کے پیچھے ہمارے بھی چند سوالات اسی مسئلہ کو متعلق جو دل سوختہ کے آہ ہائے شرربار سے کم نہونگے تحفہ مرسلہ ہونگے ؎

حذر کن ای رقیب از من کہ آتش در دہن دارم۔ اونکا حل آپکے ذمہ ہوگا۔ اور اب میں جوابات سوالات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں وباللہ ربنا التوفیق وعلیہ التوکل بیدہ ازمۃ التحقیق۔ جاننا چاہیئے کہ وجود کا کبھی اطلاق بمعنے مصدری ہوتا ہے جسکا ترجمہ فارسی میں ہستن و بزبان اردو ہونے کو ساتھ کیا جاتا ہے اور کبھی اسکا نفس معنا پر اطلاق ہوتا ہے جو منشاء انتزاع معنے مصدری کا ہوتا ہے اور جیسا کہ معنے اوّل کو اعتباری امر انتزاعی ہونے پر اتفاق ہے فکونہ من المعقولات الثانیۃ ویسا ہی معنے ثانی کے امر عینی و واقعی ہونے پر اتفاق ہے لیکن وجودیۃ الاشیاء بہ تو اس معنے کے نہ اس میں نزاع ہے نہ لائق محل نزاع ہونے کے ہے۔ اگر تنازع بین العقلاء ہے تو اسی معنے کرکے اور اسی کی تعیین حقیقت میں اختلاف ہے اور اس میں اقوال شتّٰی ہیں جو بکوس از تتبع آٹھ قول ملے ہیں۔ پہلا قول امام ابوالحسن اشعری کا اور دوسرا قول حکما مشائین کا۔ اور تیسرا قول علما متکلمین کا۔ اور چوتھا قول زین الدین کا۔ اور پانچواں قول حکما اشراقیین کا۔ اور چھٹا قول حکما متالہین کا۔ اور ساتواں قول شیعہ کا۔ اور آٹھواں قول وجودیہ کا۔ قول ابوالحسن اشعری کو مذہب قرار دینا میرے فہم میں محض بیجا ہے۔ فی الحقیقت بنا اس مقدس قول کی احتیاط پر ہے جو ترک مذہب کے وجہ انما ھو محمول علی العجز عن الادراک ؎

در حیرتند دانا و بہزاد چون کشند ✽ نقش جمال یار کہ ما در ضمیمہ اند

اور یہی احتیاط ہم لوگ اہل حق کا شعار ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم اپنا دعا ہو کوئی ہشیار سمجھو خواہ غافل نادان جانے یا عاقل ؎ با خرابات آشنا کو از خرد بیگانہ ایم۔ اور مذہب مشائیہ و متکلمین پر بنا بر تکثیر شرعی وارد نہیں ہوتے اور مذہب اشراقیہ و مذہب وجودیہ کا مرجع واحد ہے اور باولی توجیہ ملت حنیفیہ کی مخالفت سے محفوظ رہ سکتے ہیں باقی رہے دو مذہب مذہب متالہین و مذہب وجودیہ انکو توحید اسلام سے جہانتک دور سمجھئے دور نہوگا۔ آسمان و زمین ہی کا فرق نہیں۔ سمجھتے ہوں تو سمجھ جائے اسلام کا انجام ہے ہمہ از دست تو ان دو مذہبوں کی ہدایت ہے ہمہ اوست دین حق کی تبلیغ نہی عن الشرک فی عبادۃ المعبود ہے تو توحید وجودی کی طرف سے ابلاغ نفی اشتراک فی الوجود ہے دعوے ملت یہ ہے کہ مفاد لا الہ الا اللہ قصر صفت علی الموصوف ہو اور ادعاء وحدت یہ ہے کہ مدلول کلمۂ طیبہ قصر موصوف علی الصفۃ ہے خلاصہ یہ ہے کہ موضوع مذہب متالہین و وجودیہ وحدت وجود حقیقی ہے اور وجود مخلوق کو عین وجود خالق جانتے ہیں و وجود حقیقی کو واجب بالذات و حقیقۃ الحقائق مانتے ہیں فالوجود الحقیقی علی المذہبین لیس الا ذاتا واحدا بسیطا ھی لیست بکلیۃ بمعنی القابل للتکثر حقیقۃ ولا جزئیۃ بمعنی لا تقبل التکثر اصلا بل تلک الذات یتصور بتصورات اعتباریۃ انتزاعیۃ واقعیۃ ھی بذاتھا منشأ لانتزاع التعینات الغیر المتناہیۃ و تترتب الآثار والاحکام المختلفۃ علی تلک التعینات الواقعیۃ المنتزعۃ من الذات الواحدۃ فالمتعین بکل تعین ھو الممکن والمعری عنہ ھو الواجب پس سمجھ لیجئے ؎

مذہب پیر مغاں مسلک رندان ہے یہی۔ اسی کے حضرت سائل علامہ درپے اثبات ہیں اور میں اسی کے جوابات کے ضمن میں بیخکنی کیا چاہتا ہوں فانتظروا واستمعوا لعلکم ترحمون و تقدس وتعالی ربنا عما یصفون۔

جواب سوال نمبر ۱۔ وجود حقیقی خواہ مشترک ہو بین الحقائق یا مجمل فقط و عبارت نفس حقائق سے ہو خواہ مشترک ہو بین الحقائق الممکنۃ بمعنے وجود واجب تعالی نفس ذات حقہ ہو یا حقیقۃ واحدہ ہو متایز ہو بماہیت واجبہ و ماہیات ممکنہ جمیعا مختلف ہو بقیود و اضافات یا بکمال و نقصان مقول بالتشکیک ہو علی الاختلاف بین ابی الحسن

✽ اسلئے تو آپکو بلوایا کہ غنچہ کھلی سے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

الاشعری والمشائیۃ والمتکلمین والاشراقیہ باتفاق اصحاب مذاہب اربعہ وجود حق وجود خلق سے علیحدہ و ممتاز ہے یقیناً کیونکہ مناط وجودیۃ ذات حق وجوب بالذات ہے ومناط موجودیۃ خلق وجوب بالغیر ہے لاستنادہٖ الی الجاعل اور وجوب ذاتی جیسا مستلزم قدم کو ہے مستلزم دوام واستمرار وجود کو ہے اور وجوب بالغیر مستدعی بقاء ما بہ الوجوب کو ہے زمان بقا میں واجب بالغیر کے لان الواجب بالغیر ہو الممکن بعینہ کما ہو محتاج الی جاعلہ فی حدوثہ فہو محتاج الیہ فی بقائہ فان محوجہ الی العلۃ ہو الامکان والامکان لازم للممکن یستحیل انفکاکہ عنہ پس وجود خلق نہ بنظر وجوب ذاتی وجود حق کے وزن بنظر وجوب بالغیر اپنے ہوا سکو من تلقاء وجود حق حاصل ہے کسی طرح وجود حق کے لئے حد و منتہی نہیں ہوسکتا لبطلان الملازمۃ بحدود اثباتہا لقد شمر السائل العلامۃ ذیلہ وسعی ان لا تیسر لہ ان یبلغ دون مرامہ الذی رام نیلہ۔

جواب سوال نمبر ۲۔ یہاں احداث شق ثالث کا ہوسکتا ہے یعنی قبل از وجود خلق اس وسعت میں کوئی چیز نہ تھی اور اس وسعت میں کسی چیز کے نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا اس وسعت میں ہو تو اس وسعت میں قبل وجود خلق نہ غیر خدا کوئی چیز تھی اور نہ خدا اور یہی شق ثالث ہوئی۔ سو دلیل نفی ملازمت پر یہ ہے کہ یہ وسعت بعبارت بعد موہوم ہے یا بعد مجرد سے جو ہوائش کو مکان ماننا پڑیگا علے اختلاف المذہبین المشہورین المتکلمین والحکماء الاشراقیین اور خدا ظرف و مکان سے منزہ ہے کما حقق فی موضعہ فافہم۔

جواب سوال نمبر ۳۔ اگر عدم کے وجود ہونے سے انقلاب استحالہ عدم کا طرف وجود کے مراد ہے تو صرف جیز منع میں لاکر لانسلم ہی کہنے پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ کہا جائیگا کہ یہ باطل محض ہے اور اگر عدم کے بعد لحوق وجود کا مقصود ہے تو صحیح ہے مگر عکس کلی غیر لازم ہے ممکن مخلوق حادث بالزمان میں یہ قاعدہ ضرور متمشی ہے لان العالم ممتنع من ذاتہ بل جاز من ذاتہ عدمہ سابقاً جاز عدمہ لاحقاً۔ لیکن واجب الوجود لذاتہ اس سے منزہ ہے لاقتضائہ الوجود من ذاتہ فیمتنع عدمہ۔ فسر الحل انا لانسلم انہ العدم مفہوم واحد بل ہو متعدد متغایر بحسب اضافتہ الی الوجود فالعدم الجائز الرفع انما یقابل الوجود الذی یجوز رفعہ وہو وجود الممکن لا الوجود الذی یمتنع رفعہ وہو وجود الواجب فہذا ہو الاصل الذی یحیط بہ الجواب الذی صرحت بہ ما محصلہ ان الدعوی موجبۃ جزئیۃ والموجبۃ کلیۃ کانت او جزئیۃ لا تنعکس الا جزئیۃ واذن تحقق ان السوال ما کان الا مغالطۃ مموہۃ وسفسطۃ محضۃ لا یغنی من الحق شیئاً۔

جواب سوال نمبر ۴۔ ممکن کے عدم و وجود کے برابر ہونے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ممکن با ستحقاق متحقق عدم و وجود دونوں ہی ہے بلکہ یہ معنے ہیں کہ بحسب الذات نہ مستحق عدم ہے و نہ مستحق وجود اور لزوم تعارض بر تقدیر اول ہوسکتا ہے نہ بر تقدیر ثانی۔ اور اگر میں علاوہ سائل کے محض خاطر شکستہ نہ کرنے کے خیال سے اس مقدس فہم کی تقلید ہی کرلوں یعنی ممکن کے عدم و وجود میں تعارض مان لوں تو برعایت مغالطۃ اذا تعارضا تساقطا دونوں ہی کا ساقط ہو کر پھر دونوں کا عود کرنا لازم آئیگا استلزاماً لارتفاع النقیضین اجتماعہما نہ کہ صرف وجود ہی ساقط ہوگا تاکہ وجود واحد واجب الوجود تنہا ثابت ہو۔ وتحقیق التام مع التقسیم الی جزء الاقسام ان کل مفہوم ان امتنع عدمہ لذاتہ فان لم یمتنع عدمہ ولا وجودہ لذاتہ فہو الممکن۔ والحاصل ان الواجب استحقاقیۃ الوجود بالذات والواجب لہ ہذہ الصفۃ والامتناع لاستحقاقیۃ العدم بحسب الذات والممتنع لذاتہ لہ ہذہ الصفۃ والامکان استحقاقیۃ الشئی لذاتہ لا استحقاقیۃ الوجود والعدم والممکن لہ ہذہ الصفۃ فالواجب لا یعارض وجودہ العدم لترجحہ من ذاتہ والممتنع لا یعارض عدمہ الوجود لترجحہ من ذاتہ واما الممکن فلا یعارض وجودہ عدمہ ولا عدمہ وجودہ لعدم ترجحہما من ذاتہ وہذا ہو تساوی وجودہ وعدمہ فتدبر۔

جواب سوال نمبر ۵۔ بر تقدیر تعدد حقیقی احتیاج امر ثالث کیطرف جو ما بہ الامتیاز و موجب تغایر ہو نہیں ہوسکتی ہے کہ درمیان امور متعددہ کے کوئی ما بہ الاشتراک معنے تسلیم کیا جاوے اور یہ ضرور نہیں کیونکہ جائز ہے کہ تمایز اُن میں بذواتہا ہو وہذا ہو مذہب ابی الحسن الاشعری ہے فان الوجودات عندہ حقائق مختلفۃ متکثرۃ بذواتہا وجود کل حقیقۃ عینہا اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو باختیار شقین دلیل کے حل سہل ہے اس لئے کہ تردید میں شقین مبنی ہے احتیاج پر طرف ما بہ التغایر کے اور یہ احتیاج مبنی ہے وجود کے مشترک معنوی ماننے پر وہذا ہو مسلک الحکماء المشائین وکثیر من المتکلمین۔ اور مشائین کے نزدیک وجود واجب متمیز بذاتہ ہے بکون وجودہ وتعینہ عین ذاتہ۔ رہی وجودات ممکنات تو انکا تمایز تابع تمایز معروضات اُن کے ہے لکونہا زائدۃ علی الماہیات الممکنۃ وعارضۃ لہا وکل عارض فتمیزہ تبع لتمیز معروضہ اور تمایز ماہیات بتعینات مخصوصہ ہے اور انکا تعین کے وجودی ہونے کے قائل ہیں تو انضمام وجود کا ساتھ وجود کے بطرز محال لازم آیا اور جو لازم آیا وہ محال نہیں اور متکلمین وجود کو واجب اور جمیع ماہیات ممکنہ پر زاید کہتے ہیں اور تمایز انہیں بتعینات لاحقہ ہے اور متکلمین تعین کے عدمی ہونے کی جانب مائل ہیں اور یہ تعینات اعدام متعینہ ہیں من قبیل قیود سلبیۃ تو اجتماع نقیضین غیر لازم ہے اور جواب تیسری شق پیدا کرکے بھی ہوسکتا ہے وہ یہ کہ ما بہ التغایر نہ وجود ہو، نہ عدم وہذا ان لم

ahmadimuslim.de

یناقت الاعلی مذہب مثبتی الاحوال سکنہ یکفی لابطال الاستدلال باحصات الاحتمال فلاجرم علی السائل ابطالہ حتی یتم استدلالہ۔

جواب سوال نمبر ۶۔ تجاوز وجود کا وجود سے یعنی انعدام اسکا ہے نہ کہ انتقال اسکا ہے موجود سے پھر انضمام اسکا ساتھ عدم کے اور ایسا ہی تجاوز موجود کا وجود سے ترک کرنا وجود کا ہے جو مستلزم انخلاع کو ہے اُس کے وصف موجودیۃ سے نہ کہ با ترک وجود بقا اسکا ہے وصف موجودیۃ پر اور اتصاف اُسکا ساتھ عدم کے پس نہ وجود بحالت تجاوز عن الوجود معدوم سے پیوستہ ہوگا و نہ موجود بصورت تجاوز عن الوجود ساتھ عدم کے گروابستہ فالجملۃ لم یلزم اجتماع النقیضین علی التقدیرین لان اجتماعہما صدقہما معاً لا صدق احدہما فقط (باقی باقی)

اڈیٹر۔ ایک مضمون وجود کی تائید میں بھی آیا ہوا ہے مولانا کو اُس کے جواب کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔

کیا علمائے مجیب اس استفسار کا

شافی جواب دے سکتے ہیں کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے کس کی وفات ہوئی اور سب سے پیچھے کس کی معتبر تواریخ سے سنہ وفات لکھا جاوے آنحضرت کی اولاد (بیٹے بیٹیاں۔ نواسے۔ نواسیاں) کتنے تھے اور کون کس کس سنہ میں انتقال ہوا۔ بلا اختلاف یا اختلاف دور کر کے صحت کے ساتھ معتبر تواریخ سے جواب دینا چاہئے خلاصہ یہ کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت امام حسین ایک سنہ میں وفات پائے ہیں یا آگے پیچھے اگر آگے پیچھے فوت ہوئے ہیں تو پہلے کون اور بعد کون؟ حوالہ کتب میں زیادہ تر بلا اسناد روایتوں کا ہوگا اور بلا سند روایتیں لا یعبأ بہا سمجھی جاویگی حوالہ کی کتابیں فقط اسماء الرجال کی کتابوں پر منحصر سمجھی جاویں۔ ہاں وہی مزید اہتمام کی نظر سے دیکھی جاویگی۔ المستفسر ابو تراب عبد الرحمان خریدار نمبر ۱۳۱ (؟)

غریب فنڈ میں جناب حکیم عبد اللہ صاحب از مقام جگادھری ضلع انبالہ مبلغ ہے، اور ڈاکٹر نبی محمد صاحب از مقام ہردوئی ۹ر اور حافظ وزیر محمد صاحب مرتسری نے ۵ر مرحمت فرمائی اور ۳ر فتوے نویسی کے وصول ہوئے۔ سابقہ ۱۱ر کل چار روپے بارہ آنہ للعہ

وہ اخبار بنام چراغ الدین موضع چونگ پور۔ ڈاکخانہ چپراڑ ضلع سیالکوٹ اور محمد یعقوب طالب علم معرفت منشی احمد حسین صاحب سرور محلہ شاہگنج ڈاکخانہ منڈرو۔ باگھپور۔

قادیانی کھسیانی بلی

قادیانی کرشن اور اُس کی پارٹی کو جو اہلحدیث سے صدمہ پہونچتا ہے اُسکا اندازہ کرشن جی کے اشتہار متضمن پیشگوئی مندرجہ اہلحدیث ۲۶۔ اپریل سے ظاہر ہو سکتا ہے اس لئے اب وہ اہلحدیث کے مواخذات شدیدہ سے تنگ آکر اسی کے اہلحدیث کے ایک مضمون کی نسبت گورنمنٹ اور مسلمانوں کو اکساتے ہیں چنانچہ الحکم کے اڈیٹر نے اپنی معمولی عادت کے موافق ۳۱ مئی کے پرچہ میں بہت سا زہر اگلا ہے پھر لطف یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جیسی ذی علم گورنمنٹ کے پاس اپنی عادت کے مطابق اہلحدیث کے مضامین کی تحریف کر کے چغلی کرتا ہے لیکن اُس کو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ تمہاری ہمیشہ سے عادت ہے کہ تم مخالف کے کلام کو اُلٹا لباس پہنا کر دکھایا کرتے ہو مولوی غلام دستگیر۔ مولوی محمد اسماعیل ڈاکٹر ڈوئی وغیرہ کے واقعات پبلک سے بھولے نہیں چنانچہ اس مضمون میں بھی اس غدار نے ایسا ہی کیا ہے۔ اہلحدیث میں ہم نے ہندوؤں کی شورش کو بلی کے مقابلہ پر چوہوں کی کمیٹی سے تشبیہ دی تھی جسکا مطلب صاف ہے کہ جس طرح بلی کے مقابلہ پر چوہے کمزور ہیں اسی طرح گورنمنٹ کے مقابلہ پر رعایا بالکل بے دست و پا ہے جیسے چوہوں کا اجتماع بلی کے مقابلہ پر کچھ نہیں اسیطرح ہندو پارٹی کا ایجیٹیشن گورنمنٹ کی قوت کے مقابلہ پر کچھ نہیں مگر اس صاف و سیدھے کلام کا مطلب دجالی آرگن لکھتا ہے کہ اہلحدیث نے گورنمنٹ کو ایک بلی بنایا ہے جو معاذ اللہ مکر و فریب سے داؤ گھات لگا کر ہندوستانیوں کو ہڑپ کر رہی ہے واہ رے تیری لیاقت۔ خیر اہلحدیث نے تو جو لکھا ہے وہ صاف ہے کہ زور دار اور کمزور کی تمثیل ہے مگر تم تو بتلاؤ کہ تمہارے گرو نے جو گورنمنٹ کو دجال اور یاجوج ماجوج لکھا ہے دیکھو ازالہ طبع اول صفحہ ۶۸۵ اور آپ خیریت سے مسیح بنتے ہیں حالانکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح دجال کو قتل کر کے اُس پر غالب آئیگا اور اسی حدیث کی سند پر وہ مسیح بنتا ہے تو کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ تمہارا ارادہ بے فلاں کا ہیں صاف کہنا اگرچہ صاف اور مسیح کہنے کی تم لوگوں کو عادت نہیں۔ ایسا ہی لالہ لاجپت رائے سے ہمدردی کرنیکا الزام بھی تمہارا ایک فضول اور بیہودہ بکواس ہے ہم لالہ لاجپت رائے سے اُنکی لیاقت کے لحاظ سے ہمدردی کرینگے نہ کہ اُنکو اُس کام میں جس میں وہ ماخوذ ہیں اسیطرح تمہاری اور ہزیان بھی فضول ہیں جبکہ ابھی کا اہلحدیث موجود ہے تو گورنمنٹ اُس کے مضامین کو خود دیکھ سکتی ہے۔ او نادان! اہلحدیث نے اگر گورنمنٹ کو ممالک اسلامیہ کے نقصانات پر توجہ دلائی تو کونسا جرم کیا جبکہ گذشتہ ایام میں جلسہ کر کے گورنمنٹ کو تاروں پر تار دئے جاتے تھے،

فتاوے

س نمبر ۲۴۷ - مشکوٰۃ شریف میں دجال کے ذکر میں نواس بن سمعان نے روایت کیا ہے کہ دجال ۴۰ یوم زمین پر ٹھیریگا - اور دن کا اندازہ یہ بیان کیا ہے کہ یوم اوّل ایک سال اور دوم ایک ماہ اور سوم ایک ہفتہ کا اور یوم دیگر مثل یوم سابقہ کی طرح گذرینگے - اور اسی باب میں اسماء بنت یزید سے روایت ہو کہ دجال ۴۰ سال زمین پر ٹھیریگا - اور اندازہ سال وغیرہ کا یہ بیان کیا ہے کہ سال ایک ماہ اور ایک ماہ مثل ہفتہ کے اور ایک ہفتہ مثل ایک یوم کے اور ایک یوم مثل ضطرام السعفۃ ان دونو حدیثوں کی تطبیق بیان فرماویں تاکہ مطلب صحیح ہوجائے - (کریم بخش خریدار ۸۱)

ج نمبر ۲۴۷ - ان دونوں حدیثوں میں دو بیان مختلف ہیں اس لئے تعارض نہیں - اسماء کی حدیث میں دجال کی کل زندگی کا ذکر ہے اور اس زمانہ کی عام حالت کا کہ ایسے عیش و عشرت میں منہمک ہونگے کہ اوقات تھوڑے انکو تصور معلوم ہونگے اور نواس والی حدیث میں خاص اس کے فتنے کے زمانہ کا ذکر ہے کہ پہلا روز اس کا ایک سال کا ہوگا دوسرا ایک ماہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا - یہ کہکر فرمایا ساقی ایام اس کا یا اسکے باقی ایام معمولی ایام ہونگے پس دونوں حدیثوں میں جب بیان ہی الگ الگ ہے تو تعارض کیسا؟

س نمبر ۲۴۸ - اس شخص کے حق میں جس کے اقوال وعظ قرآن مجید وغیرہ میں مفصلہ ذیل ہوں کیا حکم ہے (اوّل) آیت شریف هوالذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن کہ جس کا یہ ترجمہ وہ کرتے ہیں "انسان اپنے کسب اختیار کے سبب نہ مومن بنتا ہے اور نہ کافر بلکہ خدا ہی اسکو جبراً کافر و مومن بناتا ہے" (دوسرے) خدا کے سوا اوّل مرتبہ مسجد کا ہے دوسرا مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا مرتبہ قرآن مجید کا - (تیسرے) خداوند تعالیٰ انصاف کو پسند نہیں کرتا ہے بلکہ جو انصاف کرتا ہے وہ مغضوب خدا ہوتا ہے یہی سبب ہے جو حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے عہدہ ریاست کو چھوڑا ہے - (چوتھی) خداوند تعالیٰ اپنے دشمنوں اور اسلام کے دشمنوں کو دنیا و آخرت میں عزت دیتا ہے اور دوستوں کو ذلت - (پانچویں) شیطان خداوند کریم کی نافرمانی کے سبب مورد عذاب نہیں ہوا ہے بلکہ خداوند کریم نے جبراً کیا ہے کیونکہ اس کی زبان سے آدم علیہ السلام کے سجدہ کے انکار پر کلام توحید تیرہ پھینکے گئے ہیں - (چھٹی) علم باطن علم ظاہر کے خلاف ہے اور منکر اس کا کافر ہے اور ثبوت آیت قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے ثابت ہے یہی وجہ ہے جو صاحبان اہل باطن کو حلال و حرام شرعی کی حاجت پابندی نہیں رہی ہے (ساتویں) فرعون ڈوبتے دریا وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لب پر ایمان لانے ناجی ہوگیا ہے اور پہلے بھی مقر توحید ہونے کے سبب مشرف با سلام تھا گو ظاہر میں دعویٰ خدائی کرتا تھا - (آٹھویں) غرغرہ میں جان پہونچنے تک ایمان کے قبول ہونے کا وقت ہے (نویں) اپنے متعلقہ مؤمنات کو ترک نماز پر کچھ نہیں کہتے - بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ عورت قرآن کو اسطرح وہ خوش رکھنا چاہئے - کیونکہ عورت آدمی کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے پسلی سیدھی کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے - سو یہ عورت ناخوش رکھنے سے نہیں رہتی ہے - (دسویں) وظیفہ ایسے شعروں کا پڑھتا ہو سے ای برادر گر مجو خدا ہی بہشت - یاد کن مشہورۂ پیران چشت - (گیارہویں) وہ یہ بھی کہتا ہے کہ شیطان خدائے تعالیٰ کا سجی ہے کہ بلا رضامندی خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اگر اس کے حکم سے کرتا ہے تو پھر کوئی جنہمی نہیں ہوسکتا - (مرسلہ عبد اللہ محرر از پٹیالہ)

ج نمبر ۲۴۸ - شخص مذکور بخود احواس ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے طبلی کو منبر پر نہ بٹھایا کریں نہ اسکا کلام سنیں اور اگر کچھ کہنا چاہے تو کسی جید عالم کے پاس بھیجکر اسکو سمجھاویں نہ جاوے تو پاگل خانہ میں پہونچانے کی کوشش کریں - (اخر الحیلۃ السیف)

س نمبر ۲۴۹ - عشر کا نصاب کتنا ہے اور نہری اور چاہی میں کیا فرق ہے اور کس کو دینا چاہئے اور کون کون جنس کو عشر پڑتا ہے مثلاً گندم نخود - کماد - کپاس جو وغیرہ

س نمبر ۲۵۰ - دواو اور ضاد کے پڑھنے میں غلطی لازم آتی ہے یا کہ نہیں اور غلط قرءت پڑھنے والے کو کیا حکم ہے؟

س نمبر ۲۵۱ - جو کہ سنتیں نماز میں ادا کی جاتی ہیں انمیں موکدہ کون کون سی ہیں جن کے چھوڑنے سے نماز میں نقصان ہوجاتا ہو؟ (محمد عطاء اللہ خریدار ۱۰۵۵)

ج نمبر ۲۴۹ - حدیث شریف میں ہے کہ پانچ اوقیوں پر زکوٰۃ واجب ہو پانچ اوقیوں کا اندازہ قریب ۹ من پختہ کے ہو - چاہی پر کل پیداوار کا بیسواں حصہ ہے مگر نہری پر چونکہ معاملہ آبیانہ وغیرہ بھی دینا ہوتا ہے اس لئے اسکا چالیسواں حصہ ان شاء اللہ کافی ہوگا -

ج نمبر ۲۵۰ - ضاد ظاد کے مشابہ پڑھنا صحیح ہے کتب صرف فقہ عالمگیری و تفسیر کبیر وغیرہ میں ایسا ہی لکھا ہو اور مشابہ بہ دال کے پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی - غلط قرءت کوئی جانکر پڑھے تو سخت گنہگار ہے اور اگر اس کی تحقیق ہی نہ ہو تو

انتخاب الاخبار

مولوی اللہ دتا جوان صالح ساکن شہیل ضلع گوجرانوالہ انتقال کر گیا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللھم اغفر لہ - قادیانی الہامی قبیلے سے مرحوم کے متعلق ایک الہام نکلا ہے اسکا جواب آئندہ -

مرقع قادیانی بحمداللہ اس ہفتہ جاری ہو گیا جسمیں مرزا قادیانی کی گپ متعلقہ امریکن ڈوئی کی پوری کلی کھولی گئی ہے -

راولپنڈی میں پولیٹکل ملزموں کا مقدمہ بڑی زور وشور سے ہو رہا ہے - مشہور پولیٹکل ملزم اجیت سنگھ اس ہفتہ امرتسر میں شب کے گیارہ بجے پکڑا گیا - اسی شب کو سپیشل گاڑی پر لاہور بھیجا گیا -

شکر ہے ایران میں فساد اٹھکر دب گیا - ایران میں آثار بیداری کے پائے جانے لگے ہیں -

بلوہ راولپنڈی کے متعلق منشا رام وکیل اور صوفی رام کلرک ابھی تک مفرور ہیں وہ خفیہ طور پر جاپان جانا چاہتے ہیں - دونوں کو گرفتار کرنے کیلئے کلکتہ پولیس تلاش میں مصروف ہے -

مشرقی بنگالہ میں فساد اور لوٹ مار کے مقدمات سرگرمی سے چل رہے ہیں سینکڑوں ملزم گرفتار کئے گئے - تمام منڈیوں اور ہاٹوں پر گورکھا فوج اور ملٹری پولیس کے پہرے تعینات ہیں - اب مزید اندیشہ کا خوف نہیں رہا - روز بروز امن ہوتا جاتا ہے - قومی والنٹیروں کا فتنہ توڑ دیا گیا -

چینی گھڑیوں کے بنانے کا ایک کارخانہ کلکتہ میں دیسی سرمایہ سے جاری کرنے کی تجویز ہے -

بریڈلا ہال لاہور کے میدان میں ۲ ماہ حال کو انڈین ایسوسی ایشن لاہور نے لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی کی نسبت اظہار ہمدردی وافسوس کرنے کے لئے جلسہ کرنے کی اجازت چاہی مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اس سبب سے کہ اس جلسے سے بغاوت وبدخواہی کی تحریک ہوگی جلسہ کرنے کی ممانعت کر دی -

جاپان نے امریکن گورنمنٹ سے شکایت کی کہ جاپانی خوراک فروشوں سے سان فرانسسکو میں امریکن لوگ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں - گورنمنٹ امریکہ نے فوراً تحقیقات کرنیکا حکم دیا -

شملہ سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کا ارادہ ۱۹۰۹ء میں یورپ کی سیر کرنیکا ہو رہا ہے -

پنجاب گورنمنٹ نے جلسوں کا قانون دہلی میں بھی نافذ کر دیا اب بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دہلی میں بھی کوئی عام جلسہ نہو سکیگا - اب تک پنجاب کے چھ اضلاع میں یہ قانون جاری ہو چکا ہے -

ہندو بوجہ قلت لکڑی کے راولپنڈی میں اپنے مردوں کو دفن کرنے لگے

نواب محسن الملک کی طبیعت پھر بگڑ گئی تبھی ڈاکٹروں کے اصرار پر وہ آخر ایک ہفتہ کے لئے کوہ جبل پور تشریف لے گئے -

علیگڈھ - بریلی - بدایوں وغیرہ میں اہل اسلام نے جلسے کر کے پنجاب و مشرقی بنگال کی شورشوں پر اظہار تاسف ونفرت کیا اور گورنمنٹ کی کارروائی کو حق بجانب قرار دیکر اپنی وفاداری کی تائید وتاکید کی -

صوبہ مشرقی بنگال کے اکثر مقامات اور کلکتہ سے ہندو اخبارات کے نامہ نگار بدستور مسلمانوں کی لوٹ مار کی خبریں بھیج رہے ہیں -

قانون نوآبادی ہائے پنجاب جس کے اجراء نے زمینداران پنجاب خصوصاً نوآبادگان نہر چناب کی کمریں بالکل توڑ دی تھیں اور وہ بیچارے جیتے جی مر لئے تھے - ویسرائے ہند لارڈ منٹو نے اسکو منسوخ کر دیا -

پنجاب کا گرمائی مقام قطعی طور پر شملہ قرار دیا گیا ہے - ڈلہوزی میں انتقال بالکل نہوگا -

امسال پنجاب میں ۱۲ لاکھ ۷۱ ہزار ایکڑ رقبہ سے روغنی تخموں کی پیداوار ایک لاکھ ۸۲ ہزار ٹن ہوئی ہے -

لاہور میں یہ تجویز ہوئی کہ ڈی اے وی کالج کے احاطہ میں ایک بت بیادگار لالہ لاجپت رائے چندہ سے نصب کریں (آخر بت پرست نکلے)

منچوریا میں ریلوے بنانے کے لئے جاپان نے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کا سامان امریکہ سے منگوایا - جلد سامان بہم پہنچا دینے کی شرط پر جاپان نے زیادہ قیمت اشیاء مطلوبہ کی ادا کی ہے -

ساحل برہما کے قریب خلیج بنگالہ میں کچھ عرصہ ہوا ایک نیا جزیرہ دریافت ہوا اب معلوم ہوا ہے کہ وہ پھر غائب ہو رہا ہے -

پنجاب کی پیداوار گندم کا تخمینہ ۲۹۸۰۳ ۲۳ ٹن ہے جو بمقابلہ اوسط سے ۶ فیصدی کم ہے -

مداس یونیورسٹی کو وزیر ہند نے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء کو خرید لینے کا اعلان کر دیا -

مرأة الجہاد - پنڈت لیکھرام کی کتاب جہاد کے جواب میں چھپ کے شائع ہو چکی ہے قیمت ۳ راقم سے یا مصنف سید وزارت حسین مونگیری سے پتہ بانکی پور پٹنہ طلب کریں - بابو منظور الحق سگنیلر انچارج بھٹنڈہ -

SOHURA 8 JU. 07

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کرکے لفظوں کو تفسیر میں الگ تشریح کی گئی ہے نیز جو شبہات مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں یہ کہا جاوے شاید۔ تفسیر کے ساتھ ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت	۱۲	چاروں جلدیں یکجا ایک ساتھ خریدنے سے معہ محصول صرف [illegible]
جلد دوئم سورہ آل عمران و نساء	۱۲	
جلد سوئم سورہ مائدہ انعام و اعراف	۱۲	
جلد چہارم تا سورہ نحل	۱۲	

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ تینوں کی اصل عبارتیں نقل کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت معہ محصول ۱۰

اسلام اور برٹش لا دینی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ ۲

چودھویں صدی کا مسیح مرزا صاحب قادیانی کی سوانحعمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۸ قیمت معہ محصول ۱۰

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۶

تثلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ سر سید احمد آریہ جلد اول ۵ جلد دوئم ۷ جلد سوئم ۵ جلد چہارم ۷ ہر چہار جلد ۱۴

ترک اسلام [illegible]

پال ۶

مفصل بحث ۱۰

بحث تناسخ [illegible] بجواب مولوی [illegible] مباحثہ ۳

نماز اربعہ ہنود آریوں عیسائیوں اور مسلمانوں کی نمازوں کا مقابلہ ۲

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور رگوں کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکید دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصولڈاک ۵ روپے

مومیائی جریان، سرعت، درد کمر، دمہ، ابتدائی سل و دق اور قسم کی کمزوری کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ وہ لوگ جنکے ہاں بوجہ کمزوری کے اولاد نہ ہوتی ہو اس کو ایک سال یا چہ میز استعمال کرکے قدرت حق کا مشاہدہ کریں جو صاحب بجوش جوانی یا بچپن میں غلط کاریوں سے جوہر انسانی ضائع کرکے پچھتا رہے ہوں وہ اسکو استعمال کرکے طاقت پیدا کر سکتے ہیں چوٹ لگتے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے۔ مباشرت کے بعد ہم رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلے درجہ کی سولدخون ہے۔ بوڑھے اور کمزوروں کی سچی رفیق ہے جنکے بچے کمزور ہوں وہ انکو ایک رتی روزانہ کھلا کر دیکھیں کس قدر مضبوط بنا دیتی ہے قیمت اصلی مومیائی صرف ۱۰ فی چھٹانک معہ محصول۔

جوہر عشبہ مصفی خون یہ امر مسلم ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے جن کے نام سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ سل و دق آتشک، سوزاک وغیرہ خون کی خرابیوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ خدانخواستہ اگر آپ کبھی کسی خونی مرض مثلاً آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو کر اپنی صحت کا ستیاناس کر بیٹھے ہیں تو ضرور ہی کم از کم ایک شیشی استعمال کرکے دیکھیں قیمت معہ محصول ۱۰

سرمہ مقوی البصر اس کا ہر روز استعمال کرنا آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ دھندھیا رکو [illegible] قیمت فی تولہ معہ محصولڈاک ۱۲

ملنے کا پتہ مینیجر پنجاب ٹریڈ وکی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ضرورتی مال [illegible]